

Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۸) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

ہز ہائینس دی آغا خان جو اپنی صحت کی خاطر ۱۰ اپریل سے یورپ میں مقیم تھے پورٹ سعید سے روانہ ہو گئے ہیں اور غالباً ۱۸ ستمبر کو بمبئی میں آ جائینگے۔ برطانیہ عظمیٰ کی عین آدھے حصہ زمین ہوس آف لارڈ کی ملکیت ہے برطانیہ عظمیٰ میں ایک سال میں عنقریب سو دفعہ بھونچال آتا ہے اور تین منٹ سے لیکر تین گھنٹوں تک رہتے ہیں۔ جرمن کے شہروں میں آجتک ۳۱۸ بت شہنشاہ ولیم اول کے موجود ہیں جن پر دس لاکھ پونڈ خرچ آیا ہے۔ سسلی میں بھونچال برابر آ رہے ہیں لوگ باہر نکل گئے ہیں۔ روس نے نائیٹ کمشنر جہاز کے غرق ہو جانے کا معاوضہ دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ برطانیہ عظمیٰ نے کل معاملہ ہیگ کے روبرو پیش کرنیکی تحریک کی ہے مگر روس نے تاحال اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ بنگال بنک کے نرخ سود میں ایک روپیہ کا اضافہ ہو گیا ہے اور اب ۶ روپیہ فیصدی ہے۔ اس وقت تک گورنمنٹ آف انڈیا کی آمدنی افیون ۵۰۔۳۰۲۱۸۴ روپیہ ہے۔ بمبئی کے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن مسٹر گائلیس صاحب ہند کے ڈائرکٹر جنرل آف ایجوکیشن مسٹر اوریخ کی جگہ بطور قائم مقام کام کرینگے جبکہ موخر الذکر ابتدائے سال آیندہ میں فرلو پر جائینگے۔ لاہور کے بشپ صاحب ۱۲ ستمبر سے رخصت پر تشریف لے گئے ہیں اور انکی جگہ آرچ ڈیکن صاحب بطور نائب کام کرینگے۔ تمام

منصبی خط و کتابت مری میں ان کے نام پر ہونی چاہئے ڈیرہ دون کی میونسپلٹی نے کتوں پر ٹیکس لگانا منظور کیا۔ دیگر اہل پیشہ کی بہ نسبت اہل گیر بہت کم خودکشی کرتے ہیں اور جنگی سپاہی بہت زیادہ۔ سیریا کے اہل عرب اپنے پہلوٹھے بیٹے کی پیدایش پر اپنا نام بدل دیتے ہیں اور اپنے بیٹے کے نام سے کہلانے لگ پڑتے ہیں مگر یہ نام سے قبل لفظ "ابو" یعنی باپ زیادہ کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ امیر کابل نے اپنے اور بڑے بڑے شہروں کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ جاری کرنے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ خصوصاً روس کی سرحد پر تاکہ واقعات سے فوراً آگاہ ہوتا رہے۔ ہندوستان میں اسوقت ۴۱۲ اخبارات جاری ہیں۔ اس لحاظ سے بمبئی اول ہے اور پنجاب دوئم درجہ پر۔ فخر الاسلام اور حجت الاسلام محمدی علماء طہران سے ٹوکیو روانہ ہو گئے ہیں تاکہ جاپان پر اسلام کا وعظ کریں اور وہاں کی مذہبی کانفرنس میں حصہ لیں۔ اول الذکر صاحب سریانی۔ عبرانی۔ اور کلدی زبانوں میں بڑے ماہر ہیں۔ امرتسر میں ہیضہ کا زور ہے اکثر اموات اس سے واقع ہوتی رہتی ہیں۔ لودیانہ میں بھی ہیضہ کا زور ہے اور بخار کی بھی شکایت ہے دہلی میں ایک اسلامیہ بنک کھولنے کی تجویز فیصل پا چکی ہے سرمایہ اس بنک کا ۱۰ لاکھ ہوگا اور سو سو روپیہ کے حصوں میں منقسم ہوگا۔ راولپنڈی انبالہ و پونا میں طاعون شروع ہو گیا ہے۔ ۱۴ ستمبر کی خبر ڈیرہ دون سے ہے کہ راجہ جنید معہ اپنے سٹاف کے آیندہ ہفتہ سانگو واپس جائینگے اور ۲۴ سے ۲۷ تک وہاں دسہرہ کرینگے۔

۱۴ ستمبر کو لکسر کے سٹیشن کے قریب ریل گاڑی ریلوے لاین سے نیچے اتر گئی جس کی وجہ سے ڈیرہ دون کی ٹرینوں میں تین گھنٹوں کی دیر ہو گئی۔ سندھ میں گھوڑوں کی سالانہ نمایش سندھ کے کمشنر صاحب مسٹر اے۔ ڈی ینگ ہسبنڈ کے زیر سایہ ۹ اکتوبر کو ہوگی۔ اسمیں انہیں گھوڑوں اور ٹٹوؤں کی نمایش ہوگی جو سندھ اور بلوچستان میں پلے ہیں۔ طہران میں بھی ایک مجلس کونسل قائم ہونے کی تجویز ہے۔ اس کے ۱۵۶ ممبر ہونگے از انجملہ ۶۰ طہران کے تھے اور باقی ۹۶ صوبجات کے لئے۔ یہ ممبر دو سال تک تبدیل ہوا کرینگے۔ نیند کی مرض کا علاج شہر پوچکے سول میں تین مریضوں پر سنکھیا جسم میں داخل کرنے سے کیا گیا۔ بیسانگون واقعہ فرانس کے نزدیک ایک قلعہ کے بارود کے میگزین میں بجلی کے گرنے سے آگ لگ گئی اور سارا میگزین بھک سے اڑ گیا۔ اس تصادم سے نو فوجی سپاہی اور سویلین فوت ہو گئے۔ قلعہ کے نزدیک کی سڑکیں برباد ہو گئیں۔ جنوبی نائیگیریا کے فساد کے متعلق وہاں کے نو آدمیوں پر قتل کا فتویٰ دیا گیا اور اکتالیس آدمیوں کو جنہیں آدا کا بادشاہ بھی شامل ہے مختلف اقسام کی قید کا حکم نافذ ہوا۔ پورٹ سعید میں ایک ترکی جنگی جہاز بنام اسیر میں فساد مچ گیا تھا کئی آدمی مارے گئے۔ مگر اب امن ہے۔ دو پنجابیوں پر جو دو بنگالیوں نے کلکتہ میں حملہ کیا تھا ان کو چیف پریذیڈنسی کلکتہ کی عدالت سے تین تین ماہ کی قید سخت کی سزا دی گئی۔ ۱۷ ستمبر کی خبر ہے کہ ڈاک جہاز گوا کی ذریعہ سے کلکتہ ۱۴ کیا جا کو جا رہی تھی وہ جہاز مذکور کے غرق ہو جانے کے سبب سمندر

ایڈیٹوریل نوٹس

قابل توجہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے گذشتہ سال کے کسی پرچہ میں یہاں کے سب پوسٹماسٹر بابو بھاگ رام صاحب کی جدت طبع اور فیاضی عامہ کا ذکر کیا تھا جو انہوں نے پلیگ کی حکمی دوا ایجاد کرنے اور اسکو نہ صرف لودیانہ ہی کے بلکہ پنجاب کے دیگر مقامات میں بھی تحفتاً اور خصوصاً بلاقیمت بھیجکر اور جہاں ممکن تھا خود بھی فیس پر اور زیادہ تر بلافیس امرا اور غربا کے گھروں میں جا جا کر خلق اللہ کو فیض پہنچایا تھا اس ضلع میں ایک شہرت حاصل کی ہے اور اہل شہر اور دیگر مضافات کی نظروں میں بڑے باوقار بنگئے ہیں۔ انکا یہہ شغل تین سال سے جاری ہے۔ اور جہاں تک ہمکو معلوم ہے ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ بابو صاحب موصوف نے اس ضروری اور رفاہ عام کام میں سرکار کا ہاتھ بٹایا ہے تحقیق سے معلوم ہوا کہ کم از کم ستر اسی فیصدی جانیں انکی دوا سے شفایاب ہوئی ہیں۔ اور ہمارے گذشتہ اعلان و ریویو سے بیرونجات میں جو دوائیں گئیں انکی سندات سے بھی ہمکو اس دوا کے حکمی ہونے میں کوئی جائے شک باقی نہیں رہتا۔ مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ سرکار ہند یا کم از کم سرکار پنجاب نے اس طرف تاحال مطلقاً توجہ نہیں دی اب بڑی خوشی کی خبر ہے کہ یہاں کے حکام مجسٹریٹان آنریری مجسٹریٹان و دیگر رؤسا شہر نے بڑی خوشدلی اور خلوص قلبی سے پوسٹل ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ آفیسر صاحب کی خدمت میں اپنا دستخطی میموریل اسبارہ میں ارسال کیا ہے۔ ہم اپنی مہربان اور قدردان سرکار سے مستدعی ہیں کہ اس میموریل کیطرف ضرور اپنی توجہ کو مبذول فرمائیں اور اس کار خیر میں بابو صاحب کی امداد ہر واجب اور مناسب طریقہ سے کر کے انکا حوصلہ بڑھائیں۔

نیشنل مشنری سوسائٹی آف انڈیا۔ ۱۲ تاریخ بروز اتوار شام کی عبادت میں مسٹر ایم ایل رلیا رام صاحب بی اے ایل ایل بی آنریری سکرٹری نیشنل مشنری سوسائٹی پنجاب برانچ نے یہاں کے پریسبٹیرین گرجاگھر میں اس سوسائٹی کے قیام اور اس کے مقاصد کے بارہ میں ایک وعظ دیا انہوں نے بڑی صفائی اور فصاحت کے ساتھ بیان کیا کہ ہندوستان میں اس سوسائٹی کی بڑی ضرورت تھی اول اس لئے کہ یہہ خداوند کے آخری فرمان کے مطابق "پس تم جاکر سب قوموں کو شاگرد بناؤ" وغیرہ ہمارا ذمہ ہے کہ ہم اسکی نجات کی بشارت اس ملک میں دیں۔ دوم کل ہندوستان میں تیس کروڑ آدمی کی آبادی ہے جنمیں سے فیصدی ایک مسیحی ہے۔ اور صرف تین سو کے پیچھے ایک پروٹسٹنٹ مسیحی ہے کل ہندوستان میں تیس لاکھ مسیحی ہیں۔ اور دس کروڑ ایسے آدمی ہیں جنہوں نے ابتک انجیل کی بشارت سنی بھی نہیں۔ لہذا ایسی سوسائٹی کی ہندوستان میں اشد ضرورت تھی جس کے ذریعہ سے ہم دیسی مسیحی اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں پس اب وقت ہے کہ ہم ہندوستانی مسیحی غفلت اور بے پرواہی کی نیند سے جاگیں۔ اور اپنی ادائیگی فرض میں اپنے جان و مال سے خداوند کی خدمت کریں۔ آخر میں انہوں نے بڑے اختصار کے ساتھ اس سوسائٹی کے اغراض اور ممبر ہونے کے طریقہ وغیرہ کا بیان اور مسیحیوں سے اس معاملہ میں اپیل کیا کہ اپنی دعاؤں سے اور شخصی زندہ قربانیوں سے اور زر سے انکی اعانت کریں۔ کاشکہ خدا اپنے اس کام پر بہت سی برکتیں نازل فرماوے؛

نیشنل مشنری انٹلیجنسر مدراس۔ ناظرین نیشنل مشنری سوسائٹی کے حامیوں اور مشتاقوں کے لئے یہہ خبر نہایت باعث مسرت ہوگی کہ یکم ستمبر سے اس سوسائٹی کے متعلق انگریزی زبان میں ایک ماہواری پرچہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ اسکی سالانہ قیمت مع محصولڈاک صرف ۲ر روپے۔ اس میں نیشنل مشنری سوسائٹی کے متعلق ہر مقام کی ہر قسم کی خبریں شائع ہوتی ہیں اور کل کام کی کیفیت دکھائی جاتی ہے ہر ایک مسیحی کو جو انگریزی میں کسی قدر دسترس رکھتا ہے اسکو منگوا کر پڑھنا چاہئے؛

تحفہ آریہ سماج حصہ دوم۔ مصنفہ بابو جگیہ پرشاد ورما المعروف شیخ عبدالعزیز نومسلم حال وارد لودیانہ انعامی مبلغ چھ ہزار سات سو روپیہ نقد طبع ہو کر تیار ہے اس حصہ میں بھی مصنف کا لب و لہجہ۔ طرز تحقیقات اور ترتیب مضامین ویسی ہی ہے جیسی حصہ اول میں طعن و تشنیع اور طنز آمیز کلمات سے شاذ ہی کام لیا ہے حق کو منکشف کرنے میں ذرا نہیں جھجکے۔ بڑی متانت اور سادگی اور تحقیقات عقلی و نقلی ہوتی ہے۔ پیدائش عالم۔ وید کس پر نازل ہوئے۔ وید منتروں پر لال بجھکڑی ورن (ذات) پیدائش سے ہے یا نہیں۔ شادی کا بیان، مسئلہ نیوگ کے مضامین پر آریائی اصول و تعلیم کی خوب چھان بین کی ہے اور یہہ دکھایا ہے کہ سوامی جی نے وید منتروں اور منوسمرتی کے حوالوں کا ترجمہ بالکل غلط کیا ہے اور اپنے مطلب براری کی خاطر کمی بیشی الفاظ سے بہت کچھ ہیر پھیر کر کے کام لیا ہے آریہ بھائیوں کو اسپر بالخصوص غور و فکر کرنا اور اگر مصنف کی غلطی ہے تو اسکا جواب دیکر موعودہ انعام لینا چاہئے اور اگر کتاب کی تحقیقات حق ہو اور جو باتیں انمیں راست ہیں تو سر تسلیم خم کرنا چاہئے۔ ہر ایک عیسائی اور مسلمان واعظ کے لئے اس کتاب کے ہر دو حصے ضروری ہیں۔ آریہ صاحبان کا منہ بند کرنے کے لئے عمدہ ذریعہ ہیں۔ آریہ مذہب کی حقیقت سے واقفیت ہونیکا عمدہ خزانہ ہیں افسوس ہے کہ آریہ صاحبان نے تا ایندم حصہ اول کا
م جواب نہیں دیا اور حصہ دوم بھی تیار ہو کر شائع ہو گیا اور سنا ہے کہ حصہ سوم بھی زیر تصنیف ہے۔ یہہ کتاب مصنف صاحب سے عہ قیمت پر ملسکتی ہے؛

حضرت عیسیٰ کن معنوں میں خدا کا بیٹا تھا۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ پرکاش لاہور کے اسی عنوان کے ایک نوٹ کا جواب ہمنے اپنے ۳ر اگست کے پرچہ میں دیا تھا جس کا جواب الجواب ہمارے معزز ایڈیٹر نے اپنے ۱۱ر اگست کے پرچے میں دیا ہے۔ جہاں تک ہمنے اسکو غور سے مطالعہ کیا ایسا معلوم ہوا کہ انہوں نے ہمارے جواب کی بنا کو بالکل مس ہی نہیں کیا مگر صرف اُن باتوں کو جو اُس بنا پر تعمیر کی گئیں تھیں۔ ہماری بنائے دعویٰ یہہ تھی کہ اس آیت میں صنعت توریہ یا ایہام ہی جسکی بنیاد و قرینے پر پڑی ہوئی ہے۔ پس الفاظ مقام محولہ کی تشریح اور بیان بھی بلحاظ قرینے کے ہی ہونا چاہئے تاکہ وہ ایہام دور ہو جاوے جو اس مقام پر ہے مگر انہوں نے ہماری تشریح کے خلاف الفاظ کی تشریح کی جس سے وہ ایہام تو دور نہوا۔ علاوہ ازین اِس مقام کی اور مزید تائید کے لئے دیکھئے تشریح بائبل کے قواعد مندرجہ ڈاکٹر ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۵۰۰ قاعدہ چہارم (۱)۔ ہماری مساوات کی بنا بھی اُسی ایہام اور قرینے پر تھی۔ اگر قرینہ اور ایہام قبول کیا جائے تو ساتھ ہی مساوات بھی مقبول ہونی چاہئے اور نہیں تو انکار ایہام کی وجہ بیان کرنی چاہئے۔ آپ نے ہماری مساوات پر اعتراض کیا ہی۔ مگر وہ مسیح کے طرز کلام اور بائبل کے محاورات سے عدم واقفیت کی وجہ سے یا شاید یہاں ایڈیٹر صاحب نے تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہی مسیح نے اپنے الزام لگانے والوں کو براہ راست جواب واضح الفاظ میں منفی یا مثبت طور پر شاذ ہی دیا ہے۔ مگر اکثر کسی نہ کسی طرز پر بلا واسطہ جواب دیا۔ اور مخالفین نے اکثر اس کے جواب کو بخوبی سمجھ بھی لیا جیسا اس مقام میں بھی پایا جاتا ہے اور جیسا آپ فرماتے ہیں یہودی جاہل نہ تھے بلکہ وہ بات کو بخوبی سمجھتے تھے۔ وہ مسیح کے بڑے بھاری نکتہ چین تھے چنانچہ

اِس کے ثبوت میں ملاحظہ فرمائیے متی ۲۲: ۲۱ نیز متی ۲۶: ۶۳ سے ۶۵ تک یہاں سردار کاہن نے مسیح کو زندہ خدا کی قسم دیکر کہا کہ "اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے"۔ یسوع نے جواب دیا "تونے خود کہہ دیا" مسیح نے یہاں صاف طور پر ہاں یا نہیں کہا۔ اور اس کا مطلب سردار کاہن بخوبی سمجھ گیا۔" اور یہہ کہکر کپڑے پھاڑے کہ اُس نے کفر کہا۔۔ تم نے ابھی یہہ کفر سنا۔۔۔۔۔ انہوں نے جواب میں کہا وہ قتل کے لائق ہے"۔ پھر دیکھو مرقس ۱۵: ۲ اور یوحنا ۱۸: ۳۳ سے ۳۷ تک"۔۔۔ پیلاطس نے اُسے کہا کیا تو بادشاہ ہی؟ یسوع نے جواب دیا تو خود کہتا ہی کہ میں بادشاہ ہوں" ذرا انصاف سے بتائیں۔ اِن آیات میں مسیح کا اقرار ہے یا انکار؟ پس اسی قبیل سے آیات متنازعہ فیہ بھی ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب براے مہربانی اپنے اِس مقولہ کی تائید میں کہ "بیٹے کا منشا سوائے اِس کے کچھ نہ تھا کہ میں بھی ایک جیو ہوں جو اپنے نیک اعمال کے باعث ایشور کا مقرب بن گیا ہوں" انجیل سے کوئی آیت پیش کیجئے۔ اگر آپ وہی آیات یا مثل اُن آیات کے پیش کریں جو آپنے اِس جواب کے آخر میں پیش کی ہیں تو ہم مقابل میں اُن آیات کو بھی پیش کرینگے جنمیں مسیح کی الہی صفات کا ذکر ہے۔ بیشک اُن آیات میں جو آپنے پیش کی ہیں مسیح کی انسانی ذات کا بیان ہے اور ہمکو اُن سے انکار نہیں مگر آپ یہہ بھی ملحوظ خاطر رکھیں کہ انجیل میں مسیح کی الہی اور انسانی ہر دو ذات کا ذکر ہے۔ لہذا یہہ ظاہری تباین یوں ہی دُور ہو جاتا ہے۔ انسانی حالت میں بیشک وہ سوائے گناہ کے ہماری مانند تھا اور وہ مضمون ہر اِس پر عاید ہوتا ہے مگر الہی ذات میں وہ سب کا خداوند ہے۔ اب ہم اُن مساوات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو ہمنے قرینے کی بنا پر قایم کی تھیں

مساوات۔ معزز ایڈیٹر پرکاش ہماری مساوات کے بارے میں یوں فرماتے ہیں کہ "ایڈیٹر صاحب نور افشاں نے جو مساوات قایم کی ہے وہ اُن کے برخلاف نہایت زبردست دلیل کا کام دیتی ہی"۔ ہاں جناب اُسی وقت جبکہ ہم بھی انکو اُسی نظر سے دیکھیں جس نظر سے آپ دیکھتے ہیں مگر ہماری نظر تو صنعت ایہام اور قاعدہ تشریح بائبل اور وہ اُن آیات پر ہی جنمیں مسیح کی الہی ذات کا واضح بیان ہے۔ آپ مساوات کے پہلے اور دوسرے حصے کی بابت لکھتے ہیں کہ وہ "دوسرے لوگوں کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے"۔ جنابمن! ہم اِس سے کب انکار کرتے ہیں؟ لیکن کیا یہہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جو لفظ ایک معنی میں ایک شخص کے لئے مستعمل ہوا ہو وہی لفظ دوسرے معنی میں دوسرے شخص کے لئے مستعمل نہیں ہو سکتا؟ الفاظ دیکھنا کہنا سننا انسان کے لئے مستعمل ہے لیکن کیا خدا کے لئے مستعمل نہیں ہو سکتے؟ اور اگر ہو سکتے ہیں تو کیا اسی معنی میں جسمیں انسان کے لئے مستعمل ہوئے؟ اسی طرح یہاں پر بھی لفظ "مقدس کیا" دوسرے لوگوں کے لئے ایک معنی میں اور مسیح کے لئے دوسرے معنوں میں مستعمل ہے اور یہہ امر قرینہ اور سیاق و سباق عبارت پر منحصر ہے۔ دویم جناب نے لفظ مقدس کیا کے معنے یہاں پر "پاکیزہ بنایا" لیا ہے۔ بیشک یہہ لفظی اور لغوی معنے ہیں۔ مگر اصطلاحاً اِس لفظ کے کسی کو کسی عہدے پر مخصوص کرنے یا کسی شئے کو عام استعمال سے علیحدہ کرکے خدا کے یا کسی خاص مقصد کے لئے مخصوص کرنے کے معنی بھی ہیں مثلاً مقدس شہر۔ مقدس پہاڑ۔ وغیرہ۔ مگر یہاں پر مسیح کے بارے میں یہہ معنی نہیں آسکتے کہ مسیح کو پاکیزہ کرکے بھیجا بلکہ یہاں خاص الخاص معنے ہیں جو یہاں مقصود ہے۔ آپکے الفاظ سے کہ خدا نے مسیح کو پاکیزہ بنایا صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح خدا کے ہاتھ سے اخلاقاً پاک بنایا گیا یا انجیلی الفاظ میں وہ خدا سے پاکیزہ نکلا۔ یہاں مسیح کی پاکیزگی مطلق کا اقرار ہے۔

"سادات کا تیسرا حصہ عام طور استعمال نہیں کیا جاتا مگر اُس سے عیسٰی کا خدا ہونا ثابت نہیں ہوتا......" الخ

اگر عام طور پر استعمال نہیں کیا جاتا تو بالضرور خاص طور پر مستعمل ہوا ہے پس مہربانی سے بتایئے وہ خاص طور پر مستعمل ہوتا کیا ہے؟ ہماری رائے کے مطابق وہی جو ہمنے بتایا۔ یعنی مسیح خاص طور پر باپ میں اور باپ اس میں ہے۔ یعنی باپ اور بیٹے کی ذات ایک ہے اور اسی کا ایما ہوا جس آیت میں ہے یوحنا ۱۰:۳۰ کا مطلب وہ نہیں جو آپنے انکار ا بیان فرمایا ہے اور نہ ہی انجیل کی یہہ تعلیم ہے۔ یہہ تو ہمہ اوستی تعلیم ہوگی جو مسلمانوں میں اہل تصوف اور ہندوؤں میں اور نیز آریاؤں میں ویدانت کی تعلیم ہے۔ اِس کا مطلب مسیح نے ایک اور مقام پر خود واضح کر دیا ہے۔ "میں اپنے باپ میں ہوں اور تم مجھ میں اور میں تم میں" (یوحنا ۱۴:۲۰) "جیسے باپ نے مجھسے محبت رکھی ویسی ہی میں نے تم سے رکھی تم میری محبت میں قایم رہو۔" "اگر تم میرے حکموں پر عمل کروگے تو میری محبت میں قایم رہوگے جیسے میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا اور اس کی محبت میں قایم رہا" (یوحنا ۱۵:۹و۱۰) اسی طرح یوحنا ۱۷:۲۰و۲۱ میں بھی مسطور ہے۔ اور ایسا ہی چوتھا حصہ ہے پس ہماری مساوات سے ہمارا مطلب بخوبی ثابت ہوا اور وہ ہمارے برخلاف نہیں ؛

اقتباس آیات۔ اِس جواب کے ضمن میں اڈیٹر صاحب نے بائبل سے کئی ایک اقتباس کئے ہیں جنسے انہوں نے مسیح کی انسانیت ثابت کرنی چاہی ہے۔ ہمیں اِس امر سے انکار نہیں ہے لیکن اگر اڈیٹر صاحب ذرا متقابل کی آیات بھی پڑھتے جنمیں مسیح کی الوہیت بصراحت درج ہے تو ان سے واضح ہوجاتا کہ انجیل میں مسیح کی نہ صرف انسانیت ہی کا ذکر ہے بلکہ الوہیت کا بھی اور نتیجہ اس متقابلہ اور تحقیقات مختصر کا یہہ ہوتا کہ مسیح خدا اور انسان ہر دو ذاتیں رکھتا تھا۔ اڈیٹر صاحب نے یہاں صرف ایک پہلو کو مدنظر رکھکر استدلال کیا ہے اسی وجہ سے غلطی میں پڑ گئے۔ انکی خاطر ہم صرف دو تین آیات یہاں درج کرینگے جنسے مسیح کی الوہیت ثابت ہوتی ہے ؛

(۱) ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہ ہوئی۔" "اور کلام مجسم ہوا اور اس نے فضل اور سچائی سے معمور ہوکر ہمارے درمیان خیمہ کیا۔ اور ہمنے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال" (یوحنا ۱:۱سے۳ و۱۴) ؛

(۲) "کیونکہ الوہیت کا سارا کمال اسی میں مجسم ہوکر سکونت کرتا ہے" (کلسیوں ۲:۹) ؛

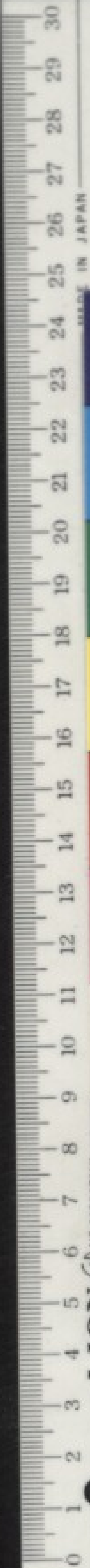
(۳) "اے خداوند تونے ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی اور آسمان تیرے ہاتھ کی کاریگری ہیں۔ وہ نیست ہو جائینگے مگر تو باقی رہیگا۔ اور وہ سب پوشاک کی مانند پرانے ہو جائینگے۔ تو انہیں چادر کی طرح لپیٹیگا اور وہ پوشاک کی طرح بدل جائینگے مگر تو وہی رہیگا اور تیرے برس ختم نہوں گے۔" (عبرانی ۱:۱۰سے ۱۲) علاوہ اس کے اور بہت سے مقامات ہیں اڈیٹر صاحب اپنی بائبل میں خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں ؛

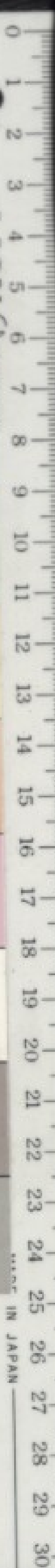
ایبٹ آباد میں ایک سوشل ریفارمیشن کا جلسہ

اردو انگریزی اخبارات میں آجکل ایک خبر گشت کر رہی جو ہمارے ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہوگی اور علاوہ دلچسپی کے مذہبی پہلو سے جزئی غور طلب بھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایبٹ آباد میں بصدارت سیٹھ ہرلال صاحب ایک جلسہ سوشل ریفارم کی ضرورت پر کیا گیا آریہ سماج کے بڑے بڑے سرگرم ممبران بڑے حوصلہ اور استقلال سے بولے۔ سوال پیش ہوا کہ کیا مسلمانوں اور مسیحیوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ کھانا پینا درست ہے؟ اور کیا ان کے ساتھ ناطہ رشتہ کرنا چاہئے ؟ بعد بحث مباحثہ کے بالاتفاق کل جلسہ قرار پایا کہ ان کے ساتھ کھانے پینے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ وہ گوشت کھانا چھوڑ دیں۔ اور ایسے ہی اُن کے درمیان بیاہ شادی بھی درست ہے جبکہ جنم سے کوئی ذات پات نہیں بلکہ تمام برن آشرم کی تیز کرم یا تپسیا پر ہو سکتے ہیں کہ تمام جلسہ میں صرف ایک ہی آواز ان اصلاحوں کے خلاف بلند تھی۔

اگر یہہ دونوں باتیں پنجاب میں مروج ہوگئیں تو ضرور ایک بڑا اعجازی انقلاب سوسائٹی میں برپا ہوگا۔ اول امر تو کچھ مشکل معلوم نہیں دیتا لیکن کیا دوسرے امر کو مسلمان اور خصوصاً عیسائی از روئے مذہب قبول کرنے کو تیار ہیں؟ کیا انکی مذہبی کتابیں اس تعلق کے پیدا کرنیکی اجازت دیتی ہیں؟ ہماری دانست میں یہہ امر ناممکن تو نہیں مگر محال بالضرور ہے۔ خیر ہم دیکھتے ہیں کہ یہہ تجاویز کہاں تک عملی صورت پکڑتی ہیں۔ اگر یہہ اصول عمل میں آگئے تو وہ دن دور نہیں جب ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہو جائیگا ؛

انتقام سے عفو بہتر ہے۔ اِس عنوان سے ۲۲ر اگست کے شحنہ چانک قادیان نے ایک چھوٹا سا نوٹ لکھا ہے۔ اور اس مسئلہ کو درست اور افضل بتایا ہے۔ اور نظیراً ایک بادشاہ زادے اور سپاہی زادے کا قصہ پیش کیا ہے کہ سپاہی زادے نے بادشاہ زادے کو گالی دی بادشاہزادے نے اپنے والد سے اسکی شکایت کی۔ سپاہی زادہ کی سزا کے بارہ میں بادشاہ نے دربار منعقد کیا اور اہل دربار سے مشورۃً دریافت کیا کہ اس





مجرم کو کیا سزا دینی واجب ہے کسی نے کہا اس کی زبان کاٹ ڈالی جاوے۔ دوسرے نے کہا اس کو قتل کرنا چاہئے تیسرے نے جانہ کی سزا تجویز کی۔ مگر بانو ناہ نے اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہا اے بیٹا بخشش اس کا نام ہے کہ تو اُسے معاف کردے اور جو معاف نہیں کرسکتا تو تو بھی اس کو گالی دے۔ لیکن البتہ ہو کہ انتقام حد سے گذر جائے۔ ہم بھی اس تعلیم کو بسرو چشم قبول کرتے ہیں بلکہ زور سے کہتے ہیں کہ یہہ تعلیم فخر بائبل ہی میں ہے جو انسانی ضمیر کے موافق اور خدا کے رحم اور فضل کے مطابق ہے۔ متی ۵: ۳۸ سے ۴۸ تک دیکھو۔ مگر ہم پوچھتے ہیں۔ کیا یہہ تعلیم ویدوں میں بھی ہے؟ جب ہم مسیحی لوگ خدا کے فضل اور رحم۔ توبہ اور گناہوں کی معافی کا وعظ اور اعلان کرتے ہیں تو آریہ صاحبان باوجود اس مقولہ "انتقام سے عفو بہتر ہے" کو ماننے اور درست اور افضل سمجھنے کے بھی کیوں ہم پر اعتراض کرتے ہیں؟ جب وہ اس اصول کو اس طرح انسان کے لئے درست اور افضل مانتے ہیں تو خدا کے حق میں اس اصول کے درست اور افضل ہونیکی راہ میں کونسا امر انکو مانع معلوم ہوتا ہے؟ کیا یہہ اصول آواگون کی تعلیم کے متبائن اور نقیض نہیں ہے؟ اگر ہمارے آریہ بھائیوں کے مذہبی خیالات میں ویسی ہی تبدیلی ہو جاوے جیسی کہ اخلاقی خیالات میں ہے تو وہ مبارک ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں کہ وہ بھی توبہ کرکے مسیح پر ایمان لائیں اور بجائے انتقام کے اپنے گناہوں کی عفو پائیں ؛

حال ہی میں پبلک انسٹرکشن پنجاب کے ڈائرکٹر صاحب اور ایم عمر الدین ایم اے نے بلوچستان کے لئے ایک ایجوکیشن کوڈ تیار کیا ہے۔ پبلک انسٹرکشن کے لئے شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان ایک انسپکٹر جنرل کے ماتحت کئے گئے ہیں۔ اول الذکر صوبہ میں تو پنجاب ریگولیشن ہی کے مطابق عملدرآمد ہوگا مگر بلوچستان میں بوجہ باشندوں اور انکی بولی اور مجلسی حالات کے انکا اپنا کوڈ اور طریقہ مستعمل ہوگا ؛

افسوس ہے کہ خان بہادر شیخ خدابخش سابق ڈسٹرکٹ جج گورداسپور امرتسر میں فوت ہوگئے۔ آپ محمدی تعلیم کے بڑے بھاری حامی تھے اور انجمن حمایت اسلامیہ لاہور کو ہر سال بڑی بڑی رقوم سے مدد دیا کرتے تھے

چند ایام کا عرصہ گذرا ہے کہ راولپنڈی میں آرہ کشوں نے سوداگروں کی لکڑیاں چیرنی چھوڑ دی ہیں اور اجرت زیادہ مانگتے ہیں۔ سوداگروں نے بھی ایک کمیٹی قایم کی اور یہہ تجویز منظور کی کہ بجائے ۷۵ یا ۸۰ مربع فیٹ فی روپیہ چرائی کے ہم ۶۷ مربع فیٹ فی روپیہ چرائی مجرا دینگے۔ آرہ کش ۶۰ مربع فیٹ فی روپیہ سے زیادہ چیرنے سے انکاری ہیں ؛

پسی ہوئی ہڈیاں اور شورہ کھاد کے لئے بڑی عمدہ اشیا ثابت ہوئی ہیں۔ یہہ تجربہ بنگال کے محکمہ زراعت کی لگاتار محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ ہم اسکو مبارکباد دیتے ہیں۔ ایک بیگہ میں ۳ من ۱۰ سیر کا اضافہ ہوتا ہے۔ اور قیمت میں آٹھ روپیہ ۸ زیادہ ہو۔ یہہ تجربہ وہاں کے تیرہ دیہات میں کیا گیا ہے اور درست ثابت ہوا۔

---

۳۱ اگست کے دن لندن میں سخت گرمی محسوس ہوئی ۱۸۷۶ء کے بعد اس روز ایسی گرمی صرف اس تاریخ پر ہوئی سایہ میں ٹمپریچر ۹۲ اور دھوپ میں ۱۳۰ درجہ کی تھی۔ بہت سے آدمیوں کو لو لگ گئی۔ اور برف کی سخت ضرورت پڑی۔ فٹ بال کھیلنے والے اور تماشائی شدت گرمی سے بیہوش ہوگئے۔ نارتھمپٹن کے شفاخانہ میں آگ لگ گئی اور کڑیاں چھت کی جل گئیں۔ کئی کھیتوں تیل کے حوضوں اور درختوں کو آگ لگ گئی ؛

دریائے جہلم ۱۲ تاریخ کو تھوڑے ہی عرصہ کے اندر ازحد طغیانی تک پہنچ گیا۔ اگرچہ ضلع میں بارش بقدر نہ تھی مگر پیر پنجال میں کثرت بارش کے سبب سے یہہ نتیجہ ہوا۔ شہر کے چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے نکاس کی شکایت ہے

مہاراجہ گائیکوار جب امریکہ سے روانہ بجانب یورپ ہوئے۔ اسوقت ایک ایڈیٹر اخبار آپ کو ملنے گیا۔ دوران گفتگو میں ایڈیٹر نے مہاراجہ صاحب سے سوال کیا کہ آپکی رائے امریکن عورتوں کی خوبصورتی کے بارہ میں کیا ہے؟ مہاراجہ نے سادگی سے جواب دیا کہ بیشک یہاں کی عورتیں آزادی پسند اور بناؤ سنگار میں سب پر سبقت لے گئی ہیں۔ مگر خوبصورتی کے لحاظ سے میں انہیں خوبصورت نہیں کہونگا۔ ایڈیٹر نامراد واپس ہوا اور دوسرے دن امریکن اخباروں میں مہاراجہ کو اندھے کا خطاب دیا گیا (اخبار عام)

صوبہ جات متوسط اور برار کے اعلیٰ افسران پولیس کی تنخواہیں از روئے قوانین جدید حسب ذیل ہیں ایک انسپکٹر جنرل کی تنخواہ بائیس سو پچاس روپیہ ۲۲۵۰ روپیہ لوکل الاؤنس ہوگی ایک ڈپٹی انسپکٹر جنرل ۱۸۰۰ روپیہ۔ ایک ڈپٹی انسپکٹر جنرل ۱۵۰۰ روپیہ۔ ایک سپرنٹنڈنٹ درجہ اول ۱۲۰۰ روپیہ۔ چار سپرنٹنڈنٹ درجہ دوم ۱۰۰۰ روپیہ۔ سات درجہ سوم کے ۹۰۰ روپیہ۔ سات درجہ چہارم کے ۸۰۰ روپیہ۔ نو درجہ پنجم کے ۷۰۰ روپیہ انکے لوکل الاؤنس حسب ذیل ہیں۔ پرسنل اسسٹنٹ انسپکٹر

جنرل کی تنخواہ ۲۰۰ روپیہ۔ سوپرنٹنڈنٹ ریلوے پولیس ۱۵۰ روپیہ۔ اسسٹنٹ سوپرنٹنڈ ریلوے پولیس ۵۰ روپیہ پرنسپل پولیس ٹریننگ کالج ۱۰۰ روپیہ۔ وس اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ آف پولیس درجہ اوّل ۵۰۰ روپیہ۔ وس اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ آف پولیس درجہ دویم ۴۰۰ روپیہ۔ اور پانچ درجہ سویم کے ۳۰۰ روپیہ؛

ارلس کورٹ واقعہ آسٹریا کی نمایش میں قریباً ۵۰۰ پونڈ کی قیمت کے جواہرات وغیرہ طرفۃ العین میں کوئی عیار اُٹھا لیگیا۔ نو بجے کے قریب ایک محافظ نے دیکھا کہ تالا ٹوٹا ہوا اور دروازہ اس شیشے دار نمایش گاہ کا کھلا ہوا ہے۔ اور فرش پر چند جواہرات بکھرے ہوئے ہیں۔ پولیس نے ایک شخص کی جسپر انکو دزدی کا شک ہے تصویر مشتہر کردی ہے اور اس کا حلیہ بھی شایع کردیا۔ اغلب ہو کہ چور جلد تر گرفتار ہوگا؛

جنوبی ایشا میں میتھوڈسٹ اپسکوپل کلیسا کی بنیاد پڑنے کی یادگاری میں بریلی میں ۲۹ر دسمبر ۱۹۰۶ء کو انکا پچاسواں سالانہ جلسہ منعقد ہوگا اور یکم جنوری ۱۹۰۷ء تک جاری رہیگا۔ اس میں امریکہ سے اور دیگر مشنوں سے ڈیلیگیٹ اور ہر ایک کانفس سے وکلا حاضر ہونگے اسی تقریب پر ہندوستانی مسیحیوں کی خاص میٹنگیں بھی ہونگی اور لکچر اور درس دیئے جاینگے؛

ریاست میسور کے محکمہ زمینداری کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۵ لغایت ۱۹۰۶ء کے لئے ۶۷۷۰۷ ایکڑ زمین مزروعہ تھی یہ تعداد گذشتہ سال کی تعداد سے ۴۳۴۲۶۰ ایکڑ کم ہے۔ رقبہ زیر کاشت امسال ۱۹۶۱۹۷ ایکڑ ہے۔ قلت کی وجہ موسم کی غیر موزونی بتائی جاتی ہے۔ امسال کل آمدنی ۹۵۰۷۴۴۳۱۰۳ روپیہ تک پہنچی

یہہ امر نہایت مسرت بخش ہو کہ انڈین میڈیکل سروس کے امتحان مقابلہ میں جو طلبا کامیاب ہوئے انمیں سے ایک سِکھ ہے یعنی کیمبرج یونیورسٹی کا مسٹر شمشیر سنگھ غالباً یہہ جنٹلمین سرکنور ہرنام سنگھ آہلووالیہ کے سی آئی ای جالندھر کے فرزند ارجمند ہیں۔ ہم انکو مبارکباد دیتے ہیں؛

چند عرصہ سے ایک یورپین صاحب مسٹر برنٹ کا مقدمہ عدالت میں دائر تھا۔ جرم یہہ تھا کہ انہوں نے بےتحاشہ اپنی موٹر کار دوڑانے سے ایک ہندوستانی وکیل کو قتل کرڈالا تھا۔ ۱۱ر ستمبر کو مجسٹریٹ نے فیصلہ دیا کہ اس نے موٹر چلانے میں غفلت نہیں کی اور نہ ہی اُس نے موٹر کار کو بےتحاشہ دوڑایا۔ اِس لئے صاحب موصوف بری ہوگئے۔ خوب انصاف ہو

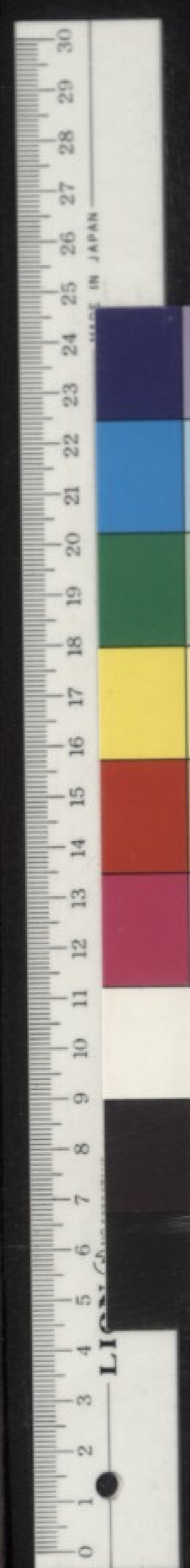
کہاجاتا ہے کہ امیر کابل کی سیاحت ہند کسی پولیٹکل مقصد سے نہیں ہوگی کیونکہ ایسے تمام امور اسیوقت فیصل ہوگئے تھے جبکہ کمشن کابل میں گئی تھی۔ امیر صاحب کے ساتھ قریباً ہر ایک فرقے کے بڑے بڑے رئیس ہونگے دو لاکھ روپیوں کی پوستینیں اور گرم کپڑے امیر صاحب کی باڈی گارڈ رجمنٹوں اور سفر کی محافظ پلٹنوں کے لئے خریدی جاینگی آگرہ میں امیر صاحب کے قیام کے لئے خوب تیاریاں ہورہی ہیں؛

آجکل کوہ الپس پر علمی تحقیقات کی گرم بازاری ہو اس کا آغاز اٹلی کے سینٹیر موزنے مونٹ روسا پر لیبوریٹری قایم کرکے کردیا ہے اور اس سال آسٹریا اور جرمنی بھی اس کے شامل ہوگئے ہیں۔ جرمنی کی جانب سے برلن اکیڈمی آف سائنس کی زیر نگرانی پروفیسر زنٹنر جاینگے اور آسٹریا کی طرف سے وی ینا کی یونیورسٹی کا م گرگی ۱۵۰۰ فیٹ کی بلندی پر یہہ علمی تحقیقات والی جماعت یکماہ تک رہیگی علوا مور تحقیقات حسب ذیل ہونگے کرہ ہوائی کی الکٹریسٹی ہوائی ترکیب۔ سانس لینا۔ اور ہوا کے ذریعہ پرورش پانا۔

بڑی خوشی کی خبر ہے کہ ڈی اے وی کالج لاہور کے طالب علم لالہ دیوید یال صاحب انگلینڈ میں چرم سازی کا کام سیکھنے کیلئے پندرہ تاریخ کو کلکتہ سے سوار ہونگے ہم دعا کرتے ہیں کہ ایشور انکو اُن کے کام میں کامیابی بخشے؛

سرلی فریزر اور لیڈی فریزر کے الوداعی جلسہ کی تقریب پر جو گورنمنٹ ہوس میں منعقد ہوا تھا کھاسی کے مسیحیوں نے اسکی اس دلچسپی کا شکریہ ادا کیا جو وہ انکی تعلیم کے بارے میں رکھتے تھے سرلی فریزر نے کھاسی لوگوں کی ترقی کا بڑا عمدہ ذکر کیا۔ جو انہوں نے ویلش مشنریوں کے ماتحت کی تعلیم۔ اس نے اور لیڈی فریزر نے مسیحیوں کے گیت گانے کی خوش الحانی اور خوبی کا بھی ذکر کیا؛

۱۲ر ستمبر کو مقام بکاموں کے قلعہ میں رجمنٹ انفنٹری کی میس میں آگ لگ گئی جو نہایت ہی نفیس اور قیمتی عمارت تھی۔ ایک شخص اس کی چھت میں بھڑوں کا چھتہ جلا رہا تھا کہ آگ دفعتہً کھپریل اور لکڑیوں میں لگ گئی۔ ہزار کوشش آگ کے بجھانے میں کی گئی مگر سب رائیگان گئی۔ لوگ قیمتی اشیاء اس میں سے نکالنے میں مشغول ہوگئے۔ خوش قسمتی سے اسوقت ہوا نہیں چل رہی تھی ورنہ نزدیک کے گودام وغیرہ میں بھی آگ لگ جاتی۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ ۲۳ ہزار کا نقصان ہوگیا؛



مراسلات

سیالکوٹ کنونشن

نمبر (۷)

۱۸ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ پادری ہائیڈ صاحب کو ملے ہو۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے کہا کہ اگر کچھ دیکھنا چاہتے ہو تو اس کو ملو۔

اتفاق سے کل شام کو اس شخص نے میری بابت ہائیڈ صاحب سے کہا۔ انہوں نے مشکل سے مانا۔ خیر میں ان کے پاس گیا۔

جب انکا ہاتھ پکڑا۔ ایک بڑی عجیب بات معلوم ہوئی۔ ان کے ہاتھوں سے ایک لہر نکلتی ہے جو دوسرا محسوس کر سکتا ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سے بجلی ہاتھ میں پکڑو تو طاقت کی لہر محسوس ہوتی ہے؛

صاحب نے فرمایا کہ مجھ کو خداوند نے ۱۲ بجے کو ایک کرہ میں بند کیا ہوا ہے اور مجھ کو نکلنے کا حکم نہیں دیا۔

وجہ یہہ ہو کہ میرا خیال تھا کہ خلاف آدمی کے آنے سے کنونشن پر برکت آویگی۔ خداوند نے فرمایا ہے کہ تو آدمی پر نظر نہ کر۔

فقط میری طرف ہی دیکھو۔ کیا مسیح دنیا میں جب کہ کوئی شاگرد نہ تھا مسیح ہی نجات کا کام نہ چلایا۔ اب ۸ دن گزر گئے ہیں ہمنے انسان کیطرف دیکھا اب باقی کے ۷ دن صرف خداوند کو دیکھو اور جو بولنے والا ہو اس کا نام بھی نہ پوچھو۔ یہاں بڑی عجیب بات مجھکو معلوم ہوئی۔ کیونکہ اس سے پہلے روز ہمنے مضمون دینے والوں کا نام پوچھا تھا۔ اس نقطہ کے نکلنے کے باعث مجھے خیال آیا کہ یا تو صاحب پر ظاہر ہوا ہے کہ ہمنے نام پوچھے تھے اور یا کہ خدا نے انکے منہ سے یہہ بات نکلوائی ہے۔ (جدعون جب لڑائی کے لئے گیا ایک طرف ۳ لاکھ آدمی تھے۔ دوسری طرف ۳ سَو۔ نہ ان کے پاس ہتھیار پر صرف مٹکے اور مشعلیں۔ عورتوں کا کام۔ خدا نے انکو بے ہتھیار کر دیا اور ان کے وسیلے سے فتح ہوئی؛

خداوند چاہتا ہے کہ کسی انسان کی طرف نہ دیکھا جاوے۔ پر صرف اس کی طرف۔

لوگوں کا خیال ہے کہ ہم کو کوئی آسمانی قدرت یا آسمانی نشان نظر آوے۔ بعضوں کا خیال ہے کہ ہم روحانی برکتیں لیکر جاوینگے۔ ظاہری نشان کوئی ہمکو نہ دیا جاویگا۔ اندرونی روحانی برکتوں کی ترقی ہوگی۔

بعضوں کا ابھی تک خیال ہے کہ کوئی نہ کوئی آسمانی نشان ظاہر ہوگا۔

بہر صورت اگر کوئی ظاہری نشان ظاہر ہووے یا نہ ہووے۔ اندرونی طور پر اور روحانی طور پر خدا نے بہتوں کو بھر دیا ہے؛

آج صبح پادری جسونت سنگھ صاحب نے سنایا کہ افسیوں کے خط کے ۵ باب کی ۱۸ آیت کا آخری فقرہ ہے "روح سے بھر جاؤ"؛

پنتکوست کے دن ۱۲۰ آدمی حاضر تھے۔ اور وہ سب کے سب روح القدس سے بھر گئے بعض وقت شخصی طور پر روح نازل ہوتی ہے استیفان۔ پولوس برنباس روح سے بھر گئے۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ یہودی ڈاہ سے بھر گئے۔ یعنے وہ ڈاہ کے غلام اور مرید ہو گئے۔ فریسی غصہ سے بھر گئے۔ غصہ نے ان پر غلبہ پا لیا۔ جو کرنے والا تھا وہ غصہ تھا۔

روح سے بھر جاؤ۔ یعنے روح القدس کے بس میں آجاؤ۔ روح القدس تمہارے اندر اور باہر ہو تمہارا ہادی ہو۔ تمہارا مالک ہو۔ تمہارا رہبر ہو۔ جو ہم سے ہو وہ روح القدس کرے۔

روح فیلبوس کو بیابان میں لیگئی۔ اس نے نہیں کہا کہ میں کام کیوں چھوڑوں۔ یہاں کام خوب ہو رہا ہے اس نے روح کی ہدایت کی تابعداری کی۔

جب وہ گیا تو حبشی خوجہ یسعیاہ نبی کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ اُس وقت اُس کا دل تیار تھا۔

اگر وہ روح کی ہدایت نہ مانتا تو گاڑی چلی جاتی۔ موقع جاتا رہتا۔ روح کے اختیار میں آجاؤ۔ جہاں خدا کی مرضی ہے وہاں جاؤ۔ تب برکت ملتی ہے۔

۱۲۰ آدمی جمع تھے۔ سب کو برکت ملگئی۔ کیا پارساؤں کو برکت ملی پڑھے ہوؤں کو برکت ملی گنہگاروں کو نہیں ملی سب کو برکت ملگئی۔

جس طرح ہوا ہر ایک کیواسطے ہو اسی طرح روح القدس ہر ایک کیواسطے ہے۔ گنہگاروں کو شرابیوں کو غرض ہر ایک کو روح القدس ملجاتی ہے ہمنے اشتہار پڑھا ہے یہاں ہم سب روح القدس کو حاصل کرنے کیواسطے آئے ہیں روح القدس حاصل کرنے کیواسطے شرط ہے جس طرح ہوا کو حاصل کرنے کیواسطے شرط ہے اس طرح سے روح القدس کو حاصل کرنے کو شرط ہے مثلاً جب تک آدمی منہ نہ کھولے ہوا اندر نہیں آسکتی۔ روح کیواسطے شرط ہے کہ دل خالی ہو۔ انسان کے دل کا گھر ہر وقت بھرا رہتا ہے خواہ اچھی چیزوں سے خواہ بری چیزوں سے جب تک بالکل خالی نہ ہو روح القدس آ نہیں سکتی۔

لوٹا جب تک خالی نہ ہو اسکو پانی سے نہیں بھر سکتے دیوار میں کیل ٹھوکو۔ جب تک وہ جگہ خالی نہ ہو کیل اندر جا نہیں سکتی۔

کیا ہمنے یہہ شرط پوری کی ہے۔ کیا ہمارے اندر کوئی عزیز گناہ تو نہیں ہے جس سے ہمنے اپنے آپ کو خالی

لہ ہمنے تو سینکڑوں دفعہ ان سے بڑی سنجیدگی کے ساتھ شیک ہینڈ کیا اور ہاتھ میں ہاتھ ملا کر دیر تک باتیں بھی کرتے رہے مگر لہر ایک دفعہ بھی نکلتی ہوئی محسوس نہیں کی۔ ایڈیٹر۔

کرتا ہے۔

دوسری شرط ہے کہ شک نہ کریں۔ ہم اعتقاد رکھیں کہ روح القدس مل سکتی ہے۔ دل روح کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ جس طرح سورج کی روشنی اور گرمی ہر ایک کو درکار ہے اسی طرح سے روح القدس ہر ایک کو درکار ہے۔

مرغی اپنے انڈوں کو گرم کرتی ہے تب بچے نکلتے ہیں۔ دنیا کو پیدا کرنے سے پہلے خدا کی روح نے آسمان اور زمین کو جنبش دی تاکہ دنیا پیدا ہو۔

روح کے بغیر نہ ہم میں محبت نہ ہمارا ایمان ہو سکتا ہے اور نہ ہم الٰہی خدمت کر سکتے ہیں اگر روٹی پانی نہ ملے تو ہمارے عضو ڈھیلے پڑ جاوینگے۔

فقیر کو جب بھوک لگے تو روٹی مانگتا ہے۔ لاپرواہی سے نہیں مانگتا پر نعرہ شور سے دل سے مانگتا ہے تب لوگ دیتے ہیں۔ ہم کو بھوک ہے۔ ہم کو روح کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔

ہلکا ارادہ کافی نہیں۔ جس شخص کے گھر رات کو مہمان آیا وہ اس کے واسطے روٹی مانگ کر لے آیا۔ بیوہ عورت نے قاضی کو نہ چھوڑا جب تک کہ انصاف نہ لے لیا۔ پھر ایک شرط ہے مانگنا۔ خداوند کہتا ہے کہ جب تم برے ہو کے بچوں کو روٹی دینا جانتے ہو تو کیا خدا اپنے مانگنے والوں کو روح نہ دیگا کنعانی عورت نے جس طرح مانگا ہم بھی اسی طرح سے مانگیں۔ جب خدا ہمارا شوق دیکھیگا۔ تب دیگا

جب ساری شرائط پوری ہوئیں تو آخری شرط یہہ ہے کہ جب روح مل جاوے تو ہم اسکی عزت کرتے ہیں۔ باپ کی طرح۔ حاکم کی طرح۔ ہم اسکی خاطر کرتے ہیں اسکی فرمانبرداری کرتے ہیں۔

ایک بند کمرہ کو کھولو تو روشنی آتی ہے۔ پھر معلوم ہوتا ہو کہ کمرہ کو صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ سانپ اور بچھو اگر ہوں تو نظر آتے ہیں۔ انکو مارتے ہیں۔ اسی طرح اگر روح آوے اور روشنی آوے۔ تو روح کی ہدایت کی پیروی کرنی ہے۔ جب وہ کہے کہ میں ہمیشہ رہونگی تو پھر کسی اور کو نہ آنے دیں۔

کسی عادت کو نہ رکھیں جو روح کو پسند نہ ہو۔ اگر تو روح القدس کی نہ مانیگا تو وہ ناراض ہو کے پھر تجھے چھوڑ دیگی۔ اور اس کے بعد پھر سات بد روح تیرے اندر داخل ہونگی اور شیطان تیرے اندر رہیگا کیا آپ نے شرطوں کو پورا کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو روح ملیگی اور اس کے پھل دیئے ہونگے یعنے محبت خوشی۔ سلامتی۔ صبر۔ برداشت۔ فروتنی۔ پرہیزگاری ان سب چیزوں کا سوتا روح القدس ہوگا

ایک کمرہ میں خوشبو کی بوتل کھولو تو کمرہ خوشبو سے بھر جاویگا۔ کیونکہ اس میں خوشبو ہے۔ جہاں روح آویگی اُس کے پھل نظر آوینگے۔

داؤد اور ساؤل کے پھلوں کا مقابلہ کرو یوسف اور اس کے بھائیوں کا مقابلہ کرو۔ بغیر روح کے ہم خدمت نہیں کر سکتے۔ بغیر انجن گاڑی نہیں چل سکتی ایک دفعہ ایک جہاز ڈوب گیا اس میں ہوا بھری گئی وہ باہر نکل آیا۔

یونس نے خدا کو مچھلی کے پیٹ سے پکارا تو وہ نکل آیا ہم دنیا کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اگر خدا سے مانگیں اور ان شرطوں کو پورا کریں تو وہ روح القدس دیگا۔

الراقم۔ وارث الدین

عرصہ قریب ایک ماہ کا گذرتا ہے کہ دہلی کا ایک نوجوان ہندو ۱۴ یوم کی سیاحت کے بعد یورپ سے گھر واپس آیا اور اپنے خاندان پر یہہ خواہش ظاہر کی کہ میں اپنی بیوی کو بھی اپنے ہمراہ یورپ لیجاؤنگا اس پر سب تمام خاندان میں پریشانی اور حیرانی پھیل گئی سب نے مخالفت کی مگر اسکی زوجہ نے اس بہانہ سے کہ میں میرٹھ کو جاتی ہوں اپنے سسرال کا گھر چھوڑا اور میرٹھ سے کئی اسٹیشن پرے ہی اپنے خاوند سے مل گئی اور وہ دونوں یورپ کو چلے گئے۔

یسوع مسیح میرا ضامن ہے

اس آرٹیکل کا مقصود یہہ نہیں ہو کہ اس سوال کا قطعی و شافی جواب دیا جائے کہ کسطرح سے دوسرے شخص کی موت میرے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ مگر اسی کے ذیل میں اُسی قسم کے خیالات کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے متعلق سوال مذکورہ کا حل پایا جاتا ہے۔ اس امر سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ دوسرا شخص میرے لئے اپنی جان دے سکتا ہے۔ اس کے ثبوت میں ہم قوموں کی تواریخ اور دیگر شخصوں کی زندگیوں کی شہادتیں اقتباس کر سکتے ہیں۔ یہہ امر بھی صاف و صریح ہے کہ دوسرے شخص کی موت میری جان کو بچا سکتی ہے۔ اور نیز چند صورتوں میں یہہ امر بھی ممکن ہے کہ بہت سے شخصوں کی زندگی ایک آدمی کے عمل پر موقوف ہو اور اس شخص کی موت بہتوں کی نجات کا باعث ہو۔ تاہم اُس سوال کا یہہ ایک پہلو ہے۔ مگر اس کا زیادہ گہرا تعلق اخلاقی عالم سے ہے۔ یہہ کیونکر ممکن ہے کہ دوسرا شخص میرے گناہ کی جواب دہی اپنے سر پر اٹھائے اور مجھے اُس سے آزاد کر دے۔ ممکن ہو کہ بہت سے آدمی کبھی میرے برے کام سے مصیبت و دکھ میں گرفتار ہو جاویں اور مجھے میرے گناہ سے خلاصی نہ دیوے۔ لیکن اس سے یہہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اُس شخص اور قوم کے درمیان ایک گہرا تعلق ہے۔ اور اس تعلق میں اس سوال کے حل کا امکان واقع ہے۔ اور اس کے متعلق ایک زندگی سے

عملی نمونہ پیش کیا جاتا ہے ؛

جبکہ پولوس رسول روم میں قید تھے ایک مفرور غلام الیشیا مائینر سے بھاگ کر اس کے پاس آیا۔ مسیح کے اس سچے شاگرد اور رسول نے گو وہ خود تکلیف و مصیبت میں گرفتار تھا اور نیز کلیسیاؤں کی فکروں سے گھرا ہوا تھا تاہم اس غلام سے پولوس کو یہانتک دلچسپی پیدا ہوئی کہ اُسے مسیح کا غلام بنا چھوڑا۔ پھر خداوند یسوع کے پیار سے معمور ہوکر پولوس اس غلام کی نسبت اُس کے قدیم آقا کو سفارش کا خط لکھتا ہے اور غلام کو پھر واپس بھیجتا ہے کہ وہ اپنی گذشتہ غلطیوں کی تلافی کرے اور اپنے قرض کو ادا کرے یہہ خط انجیل میں اب تک موجود ہی جو فلیمان کے نام سے مشہور ہے اور اس امر کا ثبوت ہے کہ مسیحی مذہب کسطور پر سوشیل اصلاحوں میں ان ڈائرکٹ طور پر کام کرتا ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ چڑھکر مسیحی محبت کے خاصہ کا نمونہ ہے ؛

اس سفارشی خط میں پولوس رسول اپنے جدید دوست کی نسبت اپنے تمام زور سے یہہ اثر پیدا کرنا چاہتا ہے کہ وہ اپنے مالک سے معافی و ہمدردی حاصل کرے۔ نہ کوئی سرکاری عہدہ یا غلامی سے رہائی جیسا کہ ہم اُمید کرتے۔ وہ حکومت کی راہ سے نہیں لکھتا بلکہ وہ اپنے دوست فلیمن کی منت کرتا ہی کہ وہ مجرم کو مثل بھائی کے قبول کرے۔ چونکہ وہ اپنے دوست سے ایک نہایت بڑے امر کی درخواست کرتا تھا۔ اس لئے ضرور تھا کہ چند زور دلیل کو استعمال کرے۔ وہ سن رسیدہ اور دوست لکھتا ہے کہ ”اُسے میری مثل قبول کر“ وہ اُس نئے شاگرد کو کل اپنے حقوق عطا کرتا ہے اور اپنی جگہہ میں رکھتا ہے۔ کیا اِسمیں کوئی امر اخلاق کے خلاف اور ناممکن ہے۔ علاوہ برین وہ یہہ بھی لکھتا ہے کہ جو قصور اُس نے کیا ہے خواہ دہوکا دہی یا چوری ہو اُسے میرے حساب میں لکھو۔ میں پولوس ان میں ہی اسے ادا کرونگا۔ یہہ ایک معمولی دستی خط ہے جس کے ذریعہ سے پولوس اپنے دوست کے کاموں کے نتائج اپنے ذمہ لیتا ہے۔ اور اُس غلام کے کل قرض کا جو فلیمن کے بہی کھاتہ میں ہو آپ ذمہ دار بن جاتا ہے۔ اس میں کوئی امر نہ خلاف قانون ہے اور نہ خلاف عقل ہے۔ فلیمن اس کام میں مجبور نہیں کیا جاتا ہے۔ معمولی طور پر فلیمن اسے منظور نہ کرے لیکن اگر وہ پولوس کو پیار کرتا ہے تو کیا تمہارا گمان ہے کہ وہ انکار کریگا؟ کیا تم اسکی جگہہ میں کروگے؟ دو شرطیں مطلوب ہیں۔ اولاً یہہ کہ پولوس اور مقروض کے درمیان ایک ایسا رشتہ ہو جو پولوس کے اس کفارہ کو جائز ٹھہرا دے۔ ایک محبت کا رشتہ جس سے پولوس اپنے بھائیوں کے ساتھ اتحاد و یکتائی محسوس کرتا ہی (۲) پولوس اور دائن کے ساتھ ایسا رشتہ ہو جس سے پولوس اپنی ضمانت کو معقول طور پر پیش کرسکے اور دائن اُسے منظور کرے۔ ضرور ہے کہ یہہ رشتہ بھی محبت کا ہو جسمیں دونوں اس کام میں یکسان طور پر تعلق رکھتے ہوں جہان یہہ شرائط پوری کی جاوین اور مقروض خود تائب ہو اور فکرمند ہو کہ یہہ ٹوٹا ہوا رشتہ بحال کیا جاوے تو اخلاقی شریعت آسودہ ہوگی ؛

اس عملی مثال کی تشبیہ کو یسوع مسیح کے اس رشتے سے جو وہ خدا اور انسان کے ساتھ رکھتا ہے منسوب کرو۔ اس کا پیار انسانوں کی نسبت صریح طور پر عیان ہی۔ اُسی نے ہمارے غموں اور دکھوں کو سہا۔ اُسی نے انسان کی اخلاقی جوابدہی کو اپنے اوپر لے لیا اور بنی آدم کے گناہوں کے نتائج آپ اٹھائے۔ ایک فرزند اپنے والد کے قرض کو ادا کرے اور اپنے والد کے قصوروں کا معاوضہ بھرے اور اُن سے میل ملاپ کرے جنکو اُس کے والد نے رنجیدہ کیا تھا۔ اگر یسوع انسان کا بیٹا ہی تو کیون وہ انسانوں کی جگہہ میں عیوضی نہیں ہوسکتا اور انسان کا قرض ادا نہیں کرسکتا۔ اس کام کے انجام دینے میں اُسے اس امر کا یقین تھا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ پورے طور پر متفق تھا جس کی الفتانہ مرضی کے بجا لانے میں اُسکو اپنی جان قربان کرنا پڑی چونکہ وہ خدا کا فرمانبردار فرزند تھا اور کامل طور پر بے گناہ ہونیکے سبب وہ اپنے باپ کی محبت پر حق رکھتا تھا۔ جیسا اور کوئی شخص کبھی نہیں رکھ سکتا تھا۔ یہہ کل اپنے شخصی حقوق اور فواید وہ ہمارے قابو میں کردیتا ہے۔ وہ اپنے تئیں ہماری جگہہ میں رکھتا ہے تاکہ ہمکو ہمارے قرض اور خطا سے چھڑا دیوے۔ اور پھر وہ ہمکو اپنی جگہہ میں رکھتا ہے تاکہ ہم اس کے باپ کے معاف کرنیوالے پیار کی برکتیں اُس کے ساتھ حصے میں پاویں۔ یہہ جوڈیشل امر نہیں لیکن اخلاقی معاملہ ہے۔ اس کے تاثیر بخش فواید صرف انہیں کے لئے ہیں جو توبہ اور ایمان کے وسیلے مسیح کے ساتھ ایک ہوگئے ہیں۔ خدا معاف کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے یا گنہگار کو فرزندگی کی حیثیت سے قبول کرنے میں لاچار نہیں کیا جاسکتا۔ یہہ محبت کی نظیر ہے اور محبت میں قبول کی جاتی ہے۔ اسمین محبت کامل کی جاتی ہے اور عدل آسودہ ہو جاتا ہے یہہ الہی پیار کی فتح ہے۔ محبت شریعت کا توڑنا نہیں ہے بلکہ شرع کا پورا کرنا ہے۔ شریعت اور محبت کا ایکہی عام مقصد ہے اور وہ خدا کی مرضی کا پورا ہونا ہے۔ لیکن جبکہ شریعت خدا کی مرضی کا حکم ہی تو محبت خدا کی مرضی کی روح ہی اور جبکہ شریعت کا تقاضا کچھ طلب کرتا ہے تو پیار اُسے پورا کرتا ہے۔ پیار بلا تعلق غیرے۔ واحد شخص کو اپنے افعال کا جوابدہ ٹھہراتا ہے۔ پیار بلاتا اور بوجھ اٹھانے اور برکت پانے میں شریک ہوتا ہی پیار ایک شخصی رشتہ اور روحانی شراکت ہے۔ اس لئے پیار کے ذریعہ سے مسیح ہمارا ضامن بن سکتا ہے یہہ دلیل قطعی نہیں ہے لیکن سچا متلاشی اس امر کی نسبت

اس شخصی تجربہ سے اس سوال کا حل حاصل کر سکتا ہے۔

(از اخبار اِن کوائرر)

جے۔ ایم۔ غلام مسیح

خبط قادیانی

لیکن افسوس ہے کہ آپ تو بقول قرآن۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِہِم وَ اَبصَارِہِم الخ کے مصداق کامل ثابت ہو چکے ہیں۔ اس لئے ایسے دقیق مسائل سمجھنے کیلئے جس روحانی بصیرت کی ضرورت ہے۔ آپ اسکو قطعاً برباد کر چکے ہیں۔ اس لئے اب بقول جناب بعد از مرگ واویلا۔

حضرت مرزا صاحب آپ ان حالات کی موجودگی میں گذشتہ نبیوں مثل لوط وغیرہم کے حوالے سے لیکر شہیدوں میں شامل ہونا چاہا ہے لیکن یاد رکھئے کہ اس روشنی کے زمانہ میں بہت ہی تھوڑے جاہل مطلق ایسے مل سکیں گے۔ جو ایسی گیدڑ بھبکیوں سے قابو میں آکر آپکا کلمہ پڑھنے لگ جاویں۔ کیونکہ تجربہ بتلا رہا ہے کہ آپ جس طاعون کو اپنے منکرین کا عذاب قرار دیتے ہیں۔ وہ تو آپ کے راسخ الاعتقاد مریدوں اور قریبی رشتہ داروں تک کو بڑی خوشی سے چٹ کرتی چلی جاتی ہے۔ اور آپکا خدا باوجود وعدے کے ایسے لوگوں کو دار الامان میں بھی طاعون کے پنجے سے نجات نہیں بخش سکا پھر معلوم نہیں۔ کس برتے پر آپ اب زلزلہ کا خوف "ناپاک طبع" لوگوں کے لئے مخصوص قرار دیکر جاہلوں کے پھسلانے کی فکر میں کرتے ہیں۔ اور زیادہ تعجب تو اس بات کا ہے کہ اگر آپکا خدا ایسا ہی سست اور نکما فرماں بردار جناب والا کا ہے۔ کہ آپکو خوش کرنے کے لئے "عظیم الشان ہیبت ناک" زلزلہ لانے سے بھی نہیں شرماتا۔ اور ہزارہا مخلوق کو تباہ کرنے پر جب شورہ عالی کر لیتا ہے۔ تو کیوں وہ آپ کو اتنی مقدرت نہیں بخش دیتا کہ آپ لنگرخانہ وغیرہ تو بغیر امداد غیرے تعمیر فرما سکتے۔ اور ایسی معمولی اور چھوٹی باتوں کے لئے مریدین صادق کیش کی امداد حاصل کرنے کے لئے روزانہ اشتہارات اور اپیلیں شائع نہ کرتے پھرتے۔

مرزا صاحب۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے۔ اور جب آنیوالا ہے تو اُسے آیا ہوا ہی سمجھو کہ جب ہر قسم کے مکر و فریب حیلے اور دغابازیاں طشت از بام ہو کر دروغگوئے مفتریان کی ابدی تذلیل کا باعث ہونگی۔ اور پھر نہ تو کوئی اپیل بچا سکیگی اور نہ لاتعداد ایمانداروں کی جماعت کے درود فائدہ بخش سکیں گے۔ یہ سب لنگر خانے اور چھاپے خانے اُسی جگہ پڑے رہ جائیں گے۔ اور ہر ایک بندۂ ہوا و ہوس دست وابستہ بیک بینی و دو گوش اُس احکم الحاکمین کے روبرو اپنے شامت اعمال میں گرفتار و مردود قرار دیا جائیگا بلکہ ہر ایک قسم کی موجودہ زبان درازی اور یاوہ گوئی اور خصوصاً مقدسین اور برگزیدگان کے برخلاف کفر و اتہام کے فتوے رو سیاہی دارین کی سند بخشیں گے اور دنیاوی چپڑاس موعود مہدی و مثیل مسیح ہونے کی ذلت و خواری کے ساتھ چھن جاویگی۔ پس اب بھی کچھ نہیں گیا۔ اگر کچھ بھی خوف خدا اور نور ایمان باقی ہو۔ فی الفور ایک گنہگار کو توبہ کرکے عذاب جہنم سے رہائی حاصل کرنا چاہئے ورنہ آپ جانیں۔ اور آپ کے دیندار اور موید مومن۔ کیا آنجناب کے نزدیک تخلق باخلاق اللہ کے یہی معنے ہیں۔ کہ شتر بے مہار بنکر ہر مذہب و ملت کے پیشوایان دین و ہادیان آئین کے برخلاف گالیاں اور فحش بیانیاں شائع کرتے پھریں۔ اگر جناب نے واقعی اپنی نبوت و رسالت سے یہی کمال نفس حاصل کیا ہے۔ تو جناب کو مبارک رہے اور بقول خود یقین جانئے کہ اس سے بڑھکر بے ایمانی اور پلید رنگ کی گستاخی کوئی بیہودہ سے ملحد بھی نہیں کر سکتا۔ (دیکھو رسالہ مرزا صاحب صفحہ ۱۳) (باقی آئندہ)

راقم متلاشی۔ حق از لاہور

ضرورت

ڈیرہ دون کے اے۔ پی مشن ہائی سکول کے لئے ایک بائیبل ٹیچر کی ضرورت ہے۔ عمدہ مسیحی چال چلن کا اور تجربہ کار ہو۔ تنخواہ بیس روپیہ ماہوار ہوگی۔ معہ نقول اسناد پرنسپل صاحب سے درخواست کرو

ضرورت

ہمکو ایک نوجوان مسیحی کی ضرورت ہے جو کہ کمپونڈر کا کام سیکھنا چاہتا ہے۔ اور امیدوار انگریزی اور رومن اردو سے واقف ہو۔ چاہئے کہ درخواست کنندہ اپنے تعلیم اور چال چلن کی سرٹیفکیٹ درخواست کے ساتھ روانہ کرے فقط

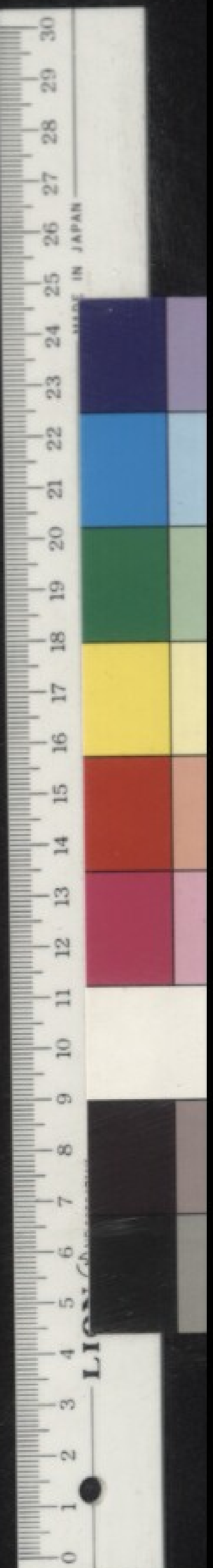
ڈاکٹر ایم۔ لوتھر ہوس سرجن مشن ہوسپٹل کوئٹہ

اشتہار

زامیر اور گیت کی کتاب معہ ضمیمہ جو پریسبٹیرین کلیسیا کی عبادت کے وقت مستعمل ہوتے ہیں وہ اب بالکل تیار ہیں۔ اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتے جا رہے ہیں۔ جلد درخواستیں آنی چاہئیں۔ ورنہ بعد میں مشکل ہوگی۔ اور پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت بلا محصولڈاک موازی ۸ر کل درخواستیں منیجر مشن بک ڈپو لودیانہ کے پاس آویں۔

ضرورت

ہوشیارپور کے گرلس آرفیج اور بورڈنگ سکول کے لئے ذیل کے کارندوں کی ضرورت ہے۔



(۱) ایک عیسائی استانی جو مڈل پاس ہو۔ پوری لیاقت فارسی اردو اور رومن اردو لکھنے پڑھنے میں ضرور ہے

(۲) ایک ہوس مسٹرس یا نیٹرن۔

تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔

درخواست بمعہ نقل سارٹیفکیٹوں کے پادری کے سی چٹرجی ڈی ڈی صاحب کے پاس بمقام ہوشیارپور بھیجی جاوے۔

ضرورت

تھامیسن انڈسٹریل اسکول کے لئے ایک نیک چلن مسیحی استاد کی جو اردو میں اپر پرائمری تک پڑھا سکتا ہو ضرورت ہے۔ درخواست معہ نقل اسناد ذیل کے پتہ پر بھیجنی چاہئے تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کے مشتہر سے کرلیا جاوے شادی شدہ کو ترجیح دیجاویگی۔

المشتہر

(پادری) کے۔ بی۔ سرکار۔ تھامیسن ضلع کرنال۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے	ٹا	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	ہجر	״
״ ״ پچیس روپیہ سے کم ہو	عہ	״
״ ״ پندرہ روپیہ سے کم ہو	۱۲ ر	״
ادنیٰ ترین نرخ	۱۲ ر	״

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں

المشتہر

پادری ای جی میگاڈ الموڑہ یوپی رصوبجات

پرسبٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۴۷ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہ ارزان ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مردوں کو پیرسالی میں منکوحات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم۔ اے منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱؍ معہ ضمیمہ ٹا ۱؍

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ״ ٹا ״ ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ٹا	ہجر	سے
چوتھائی کالم	ہجر	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	ہجعہ
پورا کالم	عہ	ہجعہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر ما بعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول ہا محصول عہ

״ ״ ״ ״ ״ معہ محصول ہجر

״ ״ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام	مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب	پانچ ہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی سے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ناخنہ موتیابند ناخنہ پانی خارش وغیرہ وغیرہ ڈاکٹروں حکیموں کی ادویہ سے آنکھوں کے مریض جو اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ عہ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر مہانگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اِنسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے؟

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام ہائے سرٹیفکیٹ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے تحریر فرمایا ہے کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھوں کی بیماریوں کے لئے با حفاظت بینائی کے لئے اور کوئی سرمہ یا دوائی نہیں ہے :-

جناب ڈاکٹر لعل خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چوہا مٹھو ضلع نرسنگھپور جناب ڈاکٹر سید جلیل شاہ صاحب مقام عدن ملک عرب جناب ڈاکٹر کستوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ ڈسپنسری کلیر جہالا واڑ جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ میاو علاقہ سندھ جناب ڈاکٹر بھگوان سنگھ صاحب انچارج شفاخانہ اٹاری ضلع امرتسر جناب ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور جناب ڈاکٹر محمد خان صاحب شفاخانہ نہر بھوانی گڑھ ریاست پٹیالہ جناب ڈاکٹر سری رام سہائے صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ جھانسی جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ کاسگنج ضلع ایٹہ جناب ڈاکٹر محمد عثمان غنی صاحب انچارج شفاخانہ پولیس فیروزپور جناب ڈاکٹر منشی لچھمنداس صاحب ایچ اے میڈیکل انچارج شفاخانہ پھلواڑی میوا جناب ارباب محمد فرید خان صاحب کانڈنگ آفیسر ملٹری پولیس ہزارہ جناب حکیم محمد عطاء الحق صاحب سند یافتہ مدرسہ طبی دہلی مقام چاندپور بجنور جناب دیوان رام ناتھ صاحب رائے بہادر ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست منڈی سوکیت جناب سری راجہ ہرکشن سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست دریاواد وے پور جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست گولیر جناب سری راجہ کشن کمار صاحب بہادر تعلقہ دار سہسپور بلاری ضلع مرادآباد جناب مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگواں اودھ جناب مہاراجہ شترو جیت پرتاب بہادر رسیہائے صاحب بہادر والئے ریاست شمگوہی ضلع گھور کھپور جناب ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال انسپکٹر جنرل گورنر جنرل ہند جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب ڈی ایم سانگلے صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ امرتسر جناب ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل آفیسر شفاخانہ بیر ریاست نیپال ملک نیپال جناب ڈاکٹر سید محمد علی صاحب معالج خاص جناب معلے القاب جناب رانی صاحبہ کوچ بہار سی ایس آئی میڈیکل آفیسر لمیٹڈ علی پور کلکتہ ؛

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا گیا ہے ؛

پادری آر ڈی ٹرلیبی صاحب اڈیٹر و مینجر نور افشاں کیواسطے مشن اسٹیم پریس لودیانہ میں دائمی برادرس کے اہتمام سے چھپا